السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ام کلثوم بذریعہ ای میل سوال کرتی ہیں کہ روزے رکھنے کے لیے مانع ادویات حیض کا استعمال شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟ کتاب سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد

خون حیض ایک فاسد مادہ ہے جسے روکنا اچھا نہیں ہے اگر کسی عورت کا صرف ارادہ ہو کہ میں رمضان میں ہی اپنے روزے مکمل کرلوں تاکہ میرے ذمے ان کا قرض باقی نہ رہے تو یہ کوئی مستحسن اقدام نہیں ہے اس کے علاوہ اطبا کی رپورٹ ہے کہ مانع حیض ادویات کا استعمال عورت کے رحم اعصاب اور نظام خون کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے ان کے استعمال سے مہینے کی عادت بھی بگڑ جاتی ہے اور جسم نحیف اور کمزور پڑ جاتا ہے لہذا ہمارا مشورہ یہ ہے کہ عورتوں کو ان کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے اگرچہ ان کے استعمال کے بعد روزے رکھے جائیں گے ان کا فرض تو بہر حال ادا ہو جائے گا البتہ علما نے ایسی ادویات کے استعمال کو چند شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے۔

(1)ان کے استعمال سے نقصان کا اندیشہ نہ ہو اگر نقصان کا خطرہ ہے تو پرہیز کیا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔2/(البقرۃ:195)

نیز فرمایا: "کہ اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر بہت مہربان ہے۔(4/النساء:29)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر غیر ضروری چیز کے استعمال سے منع فرمایا حدیث میں ہے کہ نقصان اٹھانا اور نقصان پہنچانا دونوں کسی صورت میں جائز نہیں ہیں۔(مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ:1/313)

(2)خاوند سے اجازت لی جائے اگر خاوند موجود ہو کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عورت عدت کے ایام میں ہوتی ہے وہ مانع حیض ادویات کے استعمال سے ایام عدت کو طویل کرنا چاہتی ہے تاکہ دیر تک اس سے نان و نفقہ وصول کیا جائے ایسے حالات میں اس سے اجازت لینا ضروری ہے اسی طرح اگر ثابت ہو جائے کہ ایسی ادویات کے استعمال سے حمل مین رکاوٹ ہو سکتی ہے ایسی حالت میں بھی عورت خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے ایسی ادویات کا استعمال اگرچہ جائز ہے تاہم بہتر ہے کہ فطرت سے چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو الگ بات ہے ہمارے نزدیک رمضان میں اپنے روزے مکمل کرنے کی نیت سے ایسی ادویات استعمال کرنا کوئی معقول عذر نہیں ہے (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:214